بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جہات

مسئلہ کشمیر اور پاکستان کی ذمہ داری

الحمدللّٰہ وحدہ. والصلوٰۃ والسلام علی من لانبی بعدہ.

اسلام میں دفاع کا مطلب یہ کبھی بھی نہیں رہا کہ دشمن کا انتظار کرو یہاں تک کہ وہ آپ کے گھر پر حملہ آور ہو تو تم جوابی کاروائی کرو۔ بلکہ اسلام نے دفاعی امور میں ایک اصول اپنے ماننے والوں کو بتایا ہے۔ قرآن حکیم میں ارشاد ہوتا ہے۔

واعدوالھم مااستطعتم من قوۃ ومن رباط الخیل ترھبون بہ عدواللّٰہ وعدوکم (الانفال: ٦٠)

یعنی اسلام کے ماننے والے اس پوزیشن میں رہیں کہ اللہ کے دشمن اور ان کے دشمن ان سے ڈرتے رہیں اور ان کو حملہ آور ہونے کی سوچ ہی پیدا نہ ہو۔

مسلمان ہونے کے ناطے سے اور اسلام کو اپنا ضابطہ حیات مان لینے کے بعد ہر مسلمان اس بات کا پابند ہے کہ وہ ہر لمحہ اس بات کی تگ و دو کرے کہ وہ اللہ کے دشمن اور اپنے دشمن سے ہر لحاظ سے برتر اور قوی ہو۔ اور کسی بھی صورت میں اس سے مرعوب نہ ہو۔ اس کے برعکس اس وقت پورا عالم اسلام مرعوبیت کا شکار ہے۔ اور اپنے دفاعی نظام کی کمزوری کی وجہ سے مسلمانوں پر ایک خوف طاری ہے جس نے ان کی فکری نشوونما کے سوتوں کو خشک کر دیا ہے۔ بات یہاں تک آپہنچی ہے کہ حلت و حرمت کی پابندیوں کے بارے میں بھی اسلام دشمن قوتیں ہمیں ایڈوائس دینے لگی ہیں۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور، ۱۵/جنوری ۹۴ء)

کشمیر، فلسطین اور بوسنیا میں ہونے والے مظالم مسلمانوں کے اجتماعی دفاعی نظام کی ناکامی کا بین ثبوت ہیں۔ ان حالات میں ہر مسلمان ملک پر یہ واجب ہے کہ وہ تمام عالم

اسلام میں تحفظ کا احساس پیدا کرنے اور خوف کی یہ کیفیت ختم کرنے کی کوشش کرے تاکہ دنیا کی برادری میں مسلمان بھی سر اونچا کر کے جی سکیں۔ قازقستان کے ایٹمی میزائلوں کو تباہ کرنے کی بجائے محفوظ کرنا چاہیئے۔ اور لئے پورے عالم اسلام کا دفاع کیا جائے بوسنیا، کشمیر اور فلسطین کے معاملات کی پالیسی ایسی اختیار کی جائے کہ یہ میزائل دباؤ کے طور پر استعمال ہوسکیں۔ مظلوموں کے بارے میں اسلام تمام مسلمانوں کو حکم دیتا ہے۔

ومالکم لاتقاتلون فی سبیل اللّٰہ والمستضعفین من الرجال و النساء والولدان الذین یقولون ربنا اخرجنا من هذه القریة الظالم اهلها. واجعل لنا من لدنک ولیا واجعل لنا من لدنک نصیرا. (النساء: ۷۵)

یعنی جب کوئی مسلمان کسی کے ظلم و تشدد کا نشانہ بنے اور وہ اللہ تعالیٰ کو اس ظلم کے خلاف پکارے تو تمام مسلمانوں پر یہ واجب ہو جاتا ہے کہ اس ظلم کو ان سے دور کریں یہاں تک کہ اگر قتال بھی کرنا پڑے تو دریغ نہ کریں۔ اس جبر و تشدد کو دور کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کریں۔

تاریخ عالم اس بات کی شاہد ہے کہ دیبل کی بندرگاہ پر راجہ داہر نے ایک مسلمان لڑکی کے سر سے چادر چھین لی تھی اس نے مدد کیلئے مسلمانوں کو پکارا تو مسلمان اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھے جب تک کہ اس کی مدد کو آ نہیں پہنچے اور داہر کو واصل جہنم نہیں کر دیا۔ ابھی دور کی بات نہیں افغانستان میں روس نے قدم بڑھائے تو پاکستان نے وہ تاریخی کردار ادا کیا اور اس وقت تک برسرپیکار رہا جب تک روس فنا نہیں ہو گیا۔ اور افغانستان سے نکل نہیں گیا۔ کشمیر میں مسلمانوں کا خون اس لئے بہایا جا رہا ہے کہ وہ پاکستان سے والہانہ محبت کا اظہار کرتے ہیں اپنے آپ کو مسلم برادری کی نسبت سے پاکستان کے ساتھ ملحق کر دینے کے ارادے کا برملا اظہار کرتے ہیں۔ کیا جس طرح ہم نے مسئلہ افغانستان میں اتحاد ملت کا مظاہرہ کیا تھا اسی طرح کشمیر میں نہیں کر سکتے؟ کشمیر میں ہماری اولین پالیسی اتحاد ملت ہی ہونی چاہیے۔ کشمیر پاکستان کیلئے زندگی اور موت کا سوالیہ نشان ہے۔ اگر ہم کشمیر پر اپنے ازلی و ابدی دشمن کی برتری تسلیم کرتے ہیں تو اپنی زرعی معیشت کی تباہی کے

پروانے پر رضامندی کے دستخط کرنے کے مترادف ہوگا۔ کشمیر میں مسلمانوں کے آزادی حاصل کرنے میں مدد اسی پیمانہ پر ہونی چاہیے جس پیمانہ پر افغانستان میں پوری مسلم دنیا نے کی۔

جہاں تک اقوام متحدہ کا معاملہ ہے تو وہ بڑے چوہدریوں کا ڈیرہ ہے جو صرف چوہدریوں کے مفادات کا تحفظ کرتا ہے۔ بھلا آج تک کوئی مسلمان اقوام متحدہ کا سیکرٹری مقرر ہوا؟ کیا اس میں ویٹو کے تمام اختیارات صرف غیر مسلم لوگوں ک ہاتھ میں نہیں ہیں؟ وہ کسی بھی صورت میں ایک غیر مسلم ہندوستان کے خلاف کوئی اقدام نہیں ہونے دیں گے۔ اور اگر وہاں کوئی قرارداد پاس ہو بھی گئی تو اس کا حشر پہلے والی قرار دادوں سے مختلف نہیں ہوگا۔ جس طرح پاکستان نے گزشتہ دہائی میں مغربی سرحد پر نمودار ہونے والے خطرے کے خلاف بروقت راست اقدام کر کے اس خطرے کو ہمیشہ کیلئے ختم کردیا بلکہ پاکستان کا ایک داخلی مسئلہ (پختونستان کی علیحدگی) جس کو وہاں سے شہ ملتی تھی وہ بھی ختم ہوگیا۔ اسی طرح کشمیر میں بروقت راست اقدام کر کے کشمیری مسلمانوں کو آزادی دلانا وقت کا اہم تقاضا ہے۔ جس سے ہماری پوری مشرقی سرحد محفوظ ہوجائے گی۔

کشمیری مسلمانوں کی مدد کیلئے ضروری ہے کہ پاکستان اپنے داخلی انتشار سے چھٹکارا حاصل کرے۔ بالخصوص کشمیری مسلمانوں کی مدد کے معاملہ میں حزب اقتدار اور حزب اختلاف متفقہ نقطہ نظر اختیار کریں اور اس کو مقامی سیاسی اختلافات سے بالاتر ہوکر قومی معاملہ سمجھتے ہوئے باہمی تعاون کی راہ اختیار کریں۔

(حافظ غلام حسین)

قائم مقام ڈائریکٹر ریسرچ سیل

سلسلۂ مطبوعات مرکزِ تحقیق دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری — ۲۹

اجتہاد اور تبدیلیٔ احکام

تالیف

مولانا مجیب اللہ ندوی

مرکزِ تحقیق دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری

نسبت روڈ ○ لاہور